

چہل قدمی برائے میت



مفسر اعظم پاکستان، شیخ الحدیث والقرآن، پیر طریقت، رہبر شریعت

نور اللہ مرقدہ

مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی

www.FaizAhmedOwaisi.com

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

چہل قدمی برائے میت

از

شمس المصنفین، فقیہ الوقت، فیض ملت، مفسر اعظم پاکستان، خلیفہ مفتی اعظم ہند

حضرت علامہ ابو الصالح مفتی **محمد فیض احمد اویسی رضوی** محدث بہاولپوری نور اللہ مرقدہ

نوٹ: اگر اس کتاب میں کمپوزنگ کی کوئی بھی غلطی پائیں تو برائے کرم ہمیں مندرجہ ذیل ای میل ایڈریس پر مطلع کریں تاکہ اُس غلطی کی تصحیح کر لی جائے۔ (شکریہ)

admin@faizahmedowaisi.com

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي وَنُسَلِّمُ عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

اباعد! بعض مقامات پر مسلمان جنازہ کے وقت چہل قدمی کرتے ہیں اسے وہابی دیوبندی بدعت کہتے ہیں۔ فقیر نے چاہا کہ اس مسئلہ کی تحقیق احادیثِ صحیحہ اور کتبِ فقہ سے عرض کر دوں تاکہ اہل اسلام کا بھلا ہو۔

مقدمہ

بعض لوگ کہتے ہیں کہ چہل قدمی بدعت ہے ان کا ایسا کہنا غلط ہے۔ اس لئے چہل قدمی یعنی دس قدم پر کندھا بدلنا نہ صرف جائز بلکہ مسنون ہے۔ بعض احادیث میں اس کے سنت ہونے کی تصریح موجود ہے اور متعدد احادیث میں اس کے فوائدِ جلیلہ مذکور ہیں۔ فقہ حنفی کی اکثر کتبِ مبارکہ میں موجود ہیں اس لئے اس کو مسنون قرار دیا گیا ہے۔ لہذا چہل قدمی کو بدعت نہ کہے گا مگر وہی جو پاگل ہے یا بد مذہب وہابی۔ سنی حنفی مسلمان ایسے لوگوں کی باتوں پر کان نہ دھریں گے۔ اور اس مسنون طریقہ کو ہر گزہر گز ترک نہ کریں گے۔ (انشاء اللہ ثم انشاء رسول اللہ ﷺ)

قاعدہ: جو مسئلہ احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہو اسے بدعت کہنا گمراہی ہے۔ الحمد للہ یہ مسئلہ احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہے فتویٰ بدعت لگانے والے عادت سے مجبور ہیں۔ ان کی عادت ہے کہ جو عمل اہلسنت سے مروج ہو اور ان کے کسی بڑے مولوی لیڈر کے مطالعہ کی کمی سے نظر سے نہ گذر اتو اس نے بدعت کہہ دیا تو اس کے منہ سے لفظ بدعت نکل گیا وہ ان کے نزدیک بدعت ہے۔ اگرچہ وہ احادیث سے بھی ثابت ہے۔

(باب اول)

اس باب میں فقیر احادیثِ صحیحہ عرض کرتا ہے۔

(1) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: **مَنْ اتَّبَعَ جَنَازَةً فَلْيَحْمِلْ بِجَوَانِبِ السَّرِيرِ كُلِّهَا فَإِنَّهُ مِنَ السُّنَّةِ ثُمَّ إِنْ شَاءَ فَلْيَتَطَوَّعْ وَإِنْ شَاءَ فَلْيَدَعْ.** (رواہ ابوداؤد الطیالسی وابن ماجہ البیہقی) (1)

یعنی جو شخص جنازہ کے پیچھے چلے اسے چار پائی کی تمام طرفوں کو کندھا دینا چاہئے کیونکہ ایسا کرنا سنت ہے پھر چاہے تو جنازہ اٹھائے رکھے اور چاہے تو جنازہ اٹھانا چھوڑ دے۔

قاعدہ: فن حدیث کا قاعدہ ہے صحابی کا قول و فعل بھی سنت میں داخل ہے بالخصوص وہ جلیل القدر صحابی جنہیں صحبتِ رسول ﷺ سے وافر حصہ نصیب ہو۔

1- (سفن ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی شھود الجنائز، حدیث 1478، جلد 1، صفحہ 474، دار الفکر، بیروت)

کتاب مسند ابی داؤد الطیالسی میں یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ ہے:

إِذَا اتَّبَعَ أَحَدُكُمْ الْجَنَازَةَ فَلْيَأْخُذْ بِجَوَانِبِ السَّرِيرِ الْأَرْبَعِ ثُمَّ لِيَتَطَوَّعْ بَعْدُ أَوْ لِيَنْزِلْ فَإِنَّهُ مِنَ السُّنَّةِ

(مسند ابی داؤد الطیالسی، ماأسنده عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حدیث 330، جلد 1، صفحہ 260، دار ہجر، مصر)

(2) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں، **مِنَ السُّنَّةِ حَمْلُ السَّرِيرِ بِجَوَانِبِهِ الْأَرْبَعِ** رواہ محمد بن الحسن فی

کتاب الآثار عن ابی حنیفہ ورواہ ابو داؤد الطیالسی (2)

یعنی جنازہ کی چار پائی کو چاروں طرفوں سے کندھا دینا سنت ہے۔

یہ حدیث ان کتابوں میں ہے۔ (1) آثار ابو حنیفہ (2) ابو داؤد طیالسی

(3) منصور بن المعتمر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: **مِنَ السُّنَّةِ حَمْلُ الْجَنَازَةِ بِجَوَانِبِ السَّرِيرِ الْأَرْبَعَةِ** (رواہ محمد بن الحسن کذا فی فتح القدر) (3)

یعنی جنازہ اٹھانے میں سنت یہ ہے کہ چار پائی کی چاروں طرفوں کو کندھا دیا جائے۔

(4) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

إِذَا اتَّبَعَ أَحَدُكُمْ الْجَنَازَةَ، فَلْيَأْخُذْ بِجَوَانِبِ السَّرِيرِ الْأَرْبَعَةِ (عبد الرزاق وابن ابی شیبہ) (4)

یعنی جو شخص جنازہ کے پیچھے چلے اسے چار پائی کی چاروں طرفوں کو کندھا دینا چاہئے۔

(5) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: **إِذَا تَبَعَ أَحَدُكُمْ الْجَنَازَةَ فَلْيَأْخُذْ بِقَوَائِمِ السَّرِيرِ الْأَرْبَعِ** (شرح منتهی الارادات) (5)

رواہ ابن ابی شیبہ و عبد الرزاق عن شعبۃ عن منصور وذكره العلامة بدر الدين العيني في الر مزو الكمال في الفتح

یعنی جب تم سے کوئی جنازہ کے پیچھے چلے تو اسے چار پائی کے چاروں پایوں کو کندھا دینا چاہئے۔

یہ حدیث ان کتابوں میں ہے۔ (1) ابن ابی شیبہ (2) عبد الرزاق (3) عینی (4) فتح القدر

2- متن کے الفاظ مسند الامام ابی حنیفہ میں اسی طرح ہیں۔

(مسند الامام ابی حنیفہ، باب المیم، روایت عن منصور بن المعتمر، صفحہ 221، مکتبۃ الکوثر - الریاض)

کتاب الآثار میں یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ ہے۔ **أَنَّ مِنَ السُّنَّةِ حَمْلَ الْجَنَازَةِ بِجَوَانِبِ السَّرِيرِ الْأَرْبَعَةِ**

کتاب مسند ابی داؤد الطیالسی میں یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ ہے: **إِذَا اتَّبَعَ أَحَدُكُمْ الْجَنَازَةَ فَلْيَأْخُذْ بِجَوَانِبِ السَّرِيرِ الْأَرْبَعِ ثُمَّ لِيَتَطَوَّعْ بَعْدَ أَنْ لِيَنْزِلَ فَإِنَّهُ مِنَ السُّنَّةِ**

(کتاب الآثار، باب حمل الجنائز، حدیث 235، جلد 2، صفحہ 65، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

(مسند ابی داؤد الطیالسی، ما سنہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حدیث 330، جلد 1، صفحہ 260، دار حجر، مصر)

3- (فتح القدر للکمال ابن الہمام، کتاب الصلاة، باب الجنائز، فصل فی حمل الجنائز، جلد 2، صفحہ 134، دار الفکر، بیروت)

یہ حدیث فقہ کی تمام مشہور کتب جیسے فتاویٰ عالمگیری، در مختار، جوہرہ وغیرہ میں موجود ہے۔

4- متن کے یہ الفاظ شرح السنۃ للبیہقی، السنن الکبریٰ للبیہقی و دیگر حدیث کی کتب میں موجود ہیں۔

(شرح السنۃ للبیہقی، کتاب الجنائز، باب المشی مع الجنائز، جلد 5، صفحہ 336، المکتبۃ الاسلامیہ - دمشق، بیروت)

(السنن الکبریٰ للبیہقی، کتاب الجنائز، جلد 2، صفحہ 134، دار الفکر، بیروت)

مصنف عبد الرزاق میں یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ ہے۔ **فِي جَنَازَةِ حَمْلِ جَوَانِبِ السَّرِيرِ الْأَرْبَعِ**

(مصنف عبد الرزاق، کتاب الجنائز، باب صفۃ حمل النعش، حدیث 6520، جلد 3، باب 513، المکتبۃ الاسلامیہ، بیروت)

مصنف ابن ابی شیبہ میں یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ ہے۔ **فِي جَنَازَةِ حَمْلِ جَوَانِبِ السَّرِيرِ الْأَرْبَعِ جَمَلُوا بِجَوَانِبِ السَّرِيرِ الْأَرْبَعِ**

(مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الجنائز، باب ہائی جوانب السریر بعد اذ انی الحمل، حدیث 11277، جلد 2، صفحہ 184، مکتبۃ الرشید، الریاض)

5- (شرح منتهی الارادات، کتاب الجنائز، فصل فی حمل الجنائز، جلد 1، صفحہ 368، عالم الکتاب)

(مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الجنائز، باب ہائی جوانب السریر بعد اذ انی الحمل، حدیث 11277، جلد 2، صفحہ 184، مکتبۃ الرشید، الریاض)

(مصنف عبد الرزاق، کتاب الجنائز، باب صفۃ حمل النعش، حدیث 6520، جلد 3، باب 513، المکتبۃ الاسلامیہ، بیروت)

(فتح القدر للکمال ابن الہمام، کتاب الصلاة، باب الجنائز، فصل فی حمل الجنائز، جلد 2، صفحہ 134، دار الفکر، بیروت)

کافی تلاش کے بعد بھی ہمیں الرمز للعبین میسر نہ آسکی کیونکہ یہ قلمی نسخہ ہے۔

(6) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: **إِذَا تَبَعَ أَحَدُكُمْ الْجَنَازَةَ فَلْيَأْخُذْ بِقَوَائِمِ السَّرِيرِ الْأَرْبَعِ ثُمَّ لِيَتَطَوَّعَ بَعْدُ أَوْ فَلْيَذُرْ أَيَّ فَإِنَّهُ مِنَ السُّنَّةِ** (ذكر البدر العيني في الرمز والعلامة الزيلعي في التبيين) (6)

یعنی جب تم میں سے کوئی ایک جنازہ کے پیچھے چلے تو اسے چار پائی کے چاروں پایوں کو کندھا دینا چاہئے پھر اس کے بعد چاہے تو جنازہ اٹھائے اور چاہے تو چھوڑ دے۔

(7) حضرت امام برہان الدین مرغینانی فرماتے ہیں: **عن ابن عمر رضي الله عنه انه حمل جوانب السرير الا ربع**

(رواه عبد الرزاق وابن أبي شيبة، الهداية) (7)

یعنی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے چار پائی کی چاروں طرفوں کو کندھا دیا۔

(8) امام کاشانی فرماتے ہیں: **وَرُوي أَنَّ ابْنَ عُمَرَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا - كَانَ يَدُورُ عَلَى الْجَنَازَةِ مِنْ جَوَانِبِهَا الْأَرْبَعِ**

(بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع) (8)

یعنی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ وہ جنازہ کو چاروں طرفوں سے کندھا دینے کیلئے گھوما کرتے تھے۔

(9) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں **ان من السنة حمل الجنازة بجوانب السرير الا ربعة فمما زاد فهو نا فلتنه**

(رواه محمد بن الحسن وقال وبه ناخذ، كتاب الآثار) (9)

یعنی بلاشبہ سنتوں میں سے ایک سنت جنازہ کو چاروں طرفوں سے کندھا دینا ہے پھر اس پر جو زیادتی تو کرے گا وہ نقلی عبادت ہے۔

(10) حضرت علی ازدی فرماتے ہیں: **رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ فِي جَنَازَةٍ فَحَمَلَ بِجَوَانِبِ السَّرِيرِ الْأَرْبَعِ** (رواه عبد الرزاق كذا في فتح القدير) (10)

یعنی میں نے حضرت عبداللہ بن عمر کو ایک جنازہ میں دیکھا تو آپ نے چار پائی کی چاروں طرفوں کو کندھا دیا۔

(11) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں **من تمام اجر الجنازة أن يشيعها من أهلها وأن يحمل**

بأركانها الأربعة وأن يحثو في القبر (رواه أبو بكر بن شيبة في مصنفه واستاده مرسل قوی) (11)

یعنی جنازہ کا پورا اجرا اسی صورت میں ہے کہ تو گھر سے جنازہ کے ہمراہ جائے اور اس کی چاروں طرفوں کو کندھا دے اور قبر پر مٹی ڈالے۔

6- (تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق، كتاب الصلاة، باب الجنائز، كيفية صلاة الجنائز، جلد 1، صفحہ 244، المطبعة الكبرى الأميرية، بولاق - القاهرة) کافی تلاش کے بعد بھی ہمیں الرمز للعيني میسر نہ آسکی کیونکہ یہ قلمی نسخہ ہے۔

7- (نصب الراية في لأحادیث الھدایہ، کتاب الصلاة، فصل فی حمل الجنائز، جلد 2، صفحہ 286، مؤسسة الريان للطباعة والنشر، بیروت - لبنان) **رأيت بن عمر في جنازة فحملوا بجوانب السرير الأربع**

(مصنف ابن أبي شيبة، كتاب الجنائز، باب باي جوانب السرير يد أيد أني الحمل، حديث 11277، جلد 2، صفحہ 481، مكتبة الرشد، الرياض) (مصنف عبد الرزاق، كتاب الجنائز، باب صفحہ حمل النعش، حديث 6518، جلد 3، صفحہ 516، المكتبة الاسلامي، بيروت)

8- (بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع، كتاب الصلاة، فصل بيان عدد من يحمل الجنائز وكيفيت حملها، جلد 1، صفحہ 309، دار الكتب العلمية)

9- (كتاب الآثار، باب حمل الجنائز، حديث 235، جلد 2، صفحہ 87، دار الكتب العلمية، بيروت)

10- (مصنف عبد الرزاق، كتاب الجنائز، باب صفحہ حمل النعش، حديث 6518، جلد 3، صفحہ 516، المكتبة الاسلامي، بيروت)

(فتح القدير للكمال ابن الھمام، كتاب الصلاة، باب الجنائز، فصل فی حمل الجنائز، جلد 2، صفحہ 134، دار الفكر، بيروت)

11- (مصنف ابن أبي شيبة، كتاب الجنائز، باب ما قالوا فيما يجزي من حمل جنازة، حديث 11283، جلد 2، صفحہ 481، مكتبة الرشد، الرياض)

(12) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: **مَنْ حَمَلَ الْجَنَازَةَ بِجَوَانِبِهَا الْأَرْبَعِ فَقَدْ قَضَى الَّذِي عَلَيْهِ**

(رواہ عبد الرزاق، والھدایۃ، والفتح القدیر و مراقی الفلاح) (12)

یعنی جس شخص نے جنازہ کی چاروں طرفوں کو کندھا دیا اس نے اپنے اوپر میت کے جملہ حقوق ادا کر دیئے۔

فائدہ: امام طحاوی حنفی اس کی شرح میں فرماتے ہیں: **أَيُّ فَقْدٍ أَدَّى الَّذِي مِنْ حَقِّ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ وَلَعَلَّ الْمُرَادَ أَنَّهُ أَدَّى مَعْظَمَهُ** (13)

یعنی حق کی ادائیگی سے مراد اس حق کی ادائیگی ہے جو مسلمان پر مسلمان بھائی کا ہوتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ اس سے مراد بڑے حق کی ادائیگی ہو۔

(13) نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: **مَنْ تَبَعَ جَنَازَةً وَحَلَمَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ قَضَى مَا عَلَيْهِ مِنْ حَقِّهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ:**

هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ (رواہ الترمذی، مشکوٰۃ) (14)

یعنی جو شخص جنازہ کے پیچھے چلے اور اُسے تین بار کندھا دے تو اُس نے میت کے جملہ حقوق ادا کر دیئے۔

(14) حضور پُر نور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: **مَنْ حَمَلَ جَنَازَةً أَرْبَعِينَ خُطْوَةً كَفَّرَتْ أَرْبَعِينَ كَبِيرَةً (البدائع والرمز والمراقی) (15)**

یعنی جو چالیس قدم جنازہ اٹھائے تو اُس کا یہ عمل اُس کے چالیس بڑے بڑے گناہ مٹا دیتا ہے۔

ابن عابدین الشامی نے فرمایا: **وَالْحَدِيثُ الْمَذْكُورُ ذَكَرَهُ الزَّيْلَعِيُّ وَنَقَلَهُ فِي الْبَحْرِ عَنِ الْبَدَائِعِ. وَفِي شَرْحِ الْمُئَنِّيَةِ: وَيُسْتَحَبُّ أَنْ**

يَحْمِلَهَا مِنْ كُلِّ جَانِبٍ أَرْبَعِينَ خُطْوَةً لِلْحَدِيثِ الْمَذْكُورِ رَوَاهُ أَبُو بَكْرِ النَّجَّارُ (رد المحتار علی الدر المختار) (16)

یعنی مذکورہ حدیث امام زیلعی نے نقل کی اور بحر نے بدائع سے نقل کی۔ اور شرح منیۃ میں بھی ہے۔ اور مستحب یہ ہے کہ جنازہ کو اٹھایا جائے تو چاروں جانب سے

اٹھایا جائے۔ یہ حدیث میں مذکور ہے اور اس کو روایت کیا ابو بکر نجار نے۔

علامہ شرنبلالی اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں: **مَنْ حَمَلَ الْجَنَازَةَ أَرْبَعِينَ خُطْوَةً كَفَّرَتْ عَنْهُ أَرْبَعِينَ كَبِيرَةً (مراقی الفلاح) (17)**

یعنی جنازہ کو ہر جانب سے چالیس قدم اٹھایا جائے۔

امام طحاوی اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں: **وَفِي الْحَدِيثِ (التصريح بان الكبائر تكفر بهذا الفعل) (حاشیۃ الطحاوی) (18)**

یعنی اس حدیث میں اس بات کی تصریح ہے کہ اس فعل کی وجہ سے کبیرہ گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔

گویا چہل قدمی انسان کے گناہوں کا صابن ہے اس پر عمل وہ کریگا جو گناہ دھل جانے کا خیال رکھتا ہو جو محروم ہو اُسے کیا کہا جائے۔

12- (مصنف عبد الرزاق، کتاب الجنائز، باب صفۃ حمل النعش، حدیث 6518، جلد 3، صفحہ 516، المکتب الاسلامی، بیروت)

(نصب الرایۃ لاحادیث الھدایۃ، کتاب الصلاۃ، فصل فی حمل الجنائز، جلد 2، صفحہ 286، مؤسسۃ الریان للطباعة والنشر، بیروت)

(فتح القدیر للکمال ابن الھمام، کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، فصل فی حمل الجنائز، جلد 2، صفحہ 134، دار الفکر، بیروت)

(مراقی الفلاح شرح نور الایضاء، کتاب الصلاۃ، فصل فی حملھا ودفنھا، جلد 1، صفحہ 224، المکتبۃ العصریۃ)

13- (حاشیۃ الطحاوی مراقی الفلاح شرح نور الایضاء، کتاب الصلاۃ، فصل فی حملھا ودفنھا، جلد 1، صفحہ 604، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

14 (مشکاۃ المصابیح، کتاب الجنائز، باب غسل المیت و تکفینہ، الفصل الثانی، حدیث 1670- (25)، جلد 1، صفحہ 526، المکتب الاسلامی، بیروت)

15- (بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، کتاب الصلاۃ، فصل بیان عدد من یحمل الجنائز و کیفیتیۃ حملھا، جلد 1، صفحہ 30، دار الکتب العلمیۃ)

(مراقی الفلاح شرح نور الایضاء، کتاب الصلاۃ، باب احکام الجنائز، فصل فی حملھا ودفنھا، جلد 1، صفحہ 224، المکتبۃ العصریۃ)

کافی تلاش کے بعد بھی ہمیں الرمز للعینی میسر نہ آسکی کیونکہ یہ قلمی نسخہ ہے۔

16- (رد المحتار علی الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنائز، فروع فی صلاۃ الخوف، جلد 2، صفحہ 231، دار الفکر، بیروت)

17- (مراقی الفلاح شرح نور الایضاء، کتاب الصلاۃ، باب احکام الجنائز، فصل فی حملھا ودفنھا، جلد 1، صفحہ 224، المکتبۃ العصریۃ)

18- (حاشیۃ الطحاوی علی مراقی الفلاح، کتاب الصلاۃ، فصل فی حملھا ودفنھا، جلد 1، صفحہ 604، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

(15) حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: **من حمل بجوانب السریر الأربع غفر له أربعون كبيرة**

(ابن عساکر - عن واثلہ) (19)

یعنی جو شخص چار پائی کی چاروں طرفوں کو کندھا دے اُس کے چالیس کبیرہ گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔

(16) نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: **مَنْ حَمَلَ جِنَازَةً بِقَوَائِمِهَا الْأَرْبَعِ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَغْفِرَةً حَثْمًا** (الجوہرۃ شرح القدری) (20)

یعنی جو شخص چاروں پایوں کو کندھا دے۔ اللہ تعالیٰ اُس کی حتمی مغفرت فرمائے گا۔

فائدہ: اہل انصاف فیصلہ فرمائیں کہ ہم نے اپنے موقف پر سولہ احادیث پیش کی ہیں۔ مخالفین کم از کم ایک حدیث چہل قدمی کی نفی میں پیش کریں جب کوئی حدیث نفی کی ہے نہیں تو انکار کیوں؟

آخری گزارش: الحمد للہ ان احادیث مبارکہ سے جہاں ان کا مسنون ہونا ثابت ہے وہاں ان کے فوائدِ جلیلہ کی تصریح بھی موجود ہے مانعین کو اگر احادیث معتبرہ پر ایمان ہے تو ان پر عمل کریں کیونکہ سچے اور پکے مسلمان کی یہی علامت ہے کہ وہ احادیث مبارکہ پر عمل کرے اگر خود محروم ہے تو عمل کرنے والے مسلمان کو بدعتی کہہ کر گمراہی کے گھڑے میں نہ گرے۔

(باب فتاویٰ احناف)

حضرت محمد بن الحسن شاگرد امام اعظم ابو حنیفہ فرماتے ہیں: **بيداء الرجل يمين الميث المقدم على يمينه ثم يمين الميث الموتر على يمينه ثم يعود الى المقدم الا يسر فيضعه على يساره ثم ياتي الموتر الا يسر فيضعه على يساره وهذا قول ابي حنيفة** (كتاب الآثار) (21)

یعنی جنازہ اٹھانے والا پہلے مِیّت کا دایاں سرہانہ اپنے دائیں کندھے پر اٹھائے۔ پھر دائیں پائنتی اپنے دائیں کندھے پر اٹھائے پھر بائیں سرہانہ اپنے بائیں کندھے پر اٹھائے پھر بائیں پائنتی اپنے بائیں کندھے پر اٹھائے اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

امام ابن الصمام حنفی فرماتے ہیں: **وَرَوَى مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ: أَخْبَرَنَا الْإِمَامُ أَبُو حَنِيفَةَ، وَحَدَّثَنَا الْمَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ بِهِ قَالَ: مِنْ السُّنَّةِ حَمْلُ الْجِنَازَةِ بِجَوَانِبِ السَّرِيرِ الْأَرْبَعَةِ** (فتح القدير) (22)

یعنی اور امام محمد بن حسن نے منصور بن معتمر سے یہ حدیث روایت کی ہے جنازہ کی چار پائی کی چاروں طرفوں کو کندھا دینا سنت ہے اور ابن ماجہ کی روایت کے لفظ یہ ہیں کہ جو شخص جنازہ کے پیچھے چلے اُسے چار پائی کی سب طرفوں کو کندھا دینا چاہیے۔ کیونکہ یہ سنت ہے پس منزلوں کے مسنون ہونے کا حکم دینا واجب ہو گیا ہے۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے، **ثُمَّ إِنَّ فِي حَمْلِ الْجِنَازَةِ شَيْءَيْنِ نَفْسُ السُّنَّةِ وَكَمَالُهَا أَمَّا نَفْسُ السُّنَّةِ أَنْ تَأْخُذَ بِقَوَائِمِهَا الْأَرْبَعِ عَلَى طَرِيقِ التَّعَاقُبِ بِأَنْ تَحْمِلَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ عَشْرَ خُطَوَاتٍ وَهَذَا يَتَحَقَّقُ فِي حَقِّ الْجَمْعِ وَأَمَّا كَمَالُ السُّنَّةِ فَلَا يَتَحَقَّقُ إِلَّا فِي وَاحِدٍ**

19- (کنز العمال، حدیث 42338، کتاب الموت و احوال تقع بعده وفيه خمسة أبواب، الفصل الخامس في التشيع، جلد 15، صفحہ 26، مؤسسة الرسالہ، بیروت)

20- (الجوہرۃ النيرة، کتاب الصلاة، باب الجنائز، جلد 1، صفحہ 108، المطبعة الخيرية)

21- (کتاب الآثار، باب حمل الجنائز، حدیث 235، جلد 2، صفحہ 57-61، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

22- (فتح القدير لکمال ابن الصمام، کتاب الصلاة، باب الجنائز، فصل في حمل الجنائز، جلد 2، صفحہ 134، دار الفکر، بیروت)

وَهُوَ أَنْ يَبْدَأَ الْحَامِلُ بِحَمْلِ يَمِينٍ مُقَدَّمِ الْجَنَازَةِ، كَذَا فِي التَّنَازُخَانِيَّةِ. فَيَحْمِلُهُ عَلَى عَاتِقِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ الْمُؤَخَّرُ الْأَيْمَنُ عَلَى عَاتِقِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ الْمُقَدَّمُ الْأَيْسَرُ عَلَى عَاتِقِهِ الْأَيْسَرِ ثُمَّ الْمُؤَخَّرُ الْأَيْسَرُ عَلَى عَاتِقِهِ الْأَيْسَرِ هَكَذَا فِي التَّبْيِينِ. (23)

یعنی جنازہ اٹھانے میں دو چیزیں ہیں (1) خود سنت ہے (2) کمال سنت۔

(1) سنت تو یہ ہے کہ چار آدمی پے در پے چاروں پایوں کو کندھا دیں اور دس دس قدم پر کندھا بدلیں۔ یہ نفس سنت چاروں حاملین جنازہ کے حق میں متحقق ہوگی۔

(2) کمال سنت صرف اسی شخص کے حق میں پائی جائے گی۔ جو سب سے پہلے چارپائی کا دایاں سرہانہ اٹھائے اسی طرح فتاویٰ تاتارخانیہ میں مذکور ہوا ہے اور تبیین الحقائق میں ہے کہ جنازہ اٹھانے والے کو چاہئے کہ وہ پہلے دائیں سرہانے کو اٹھائے پھر دائیں پائیتی کو پھر دائیں پائیتی کو اٹھائے۔

(3) تبیین الحقائق میں ہے، وَيَنْبَغِي أَنْ يَحْمِلَهَا مِنْ كُلِّ جَانِبٍ عَشْرَ خُطَوَاتٍ لِقَوْلِهِ - عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ - ”مَنْ حَمَلَ جَنَازَةً أَرْبَعِينَ خُطْوَةً كَفَّرَتْ عَنْهُ أَرْبَعِينَ كَبِيرَةً“ (24)

یعنی اور چاہئے کہ وہ جنازہ کی ہر جانب کو دس قدم اٹھائے۔ اُس کے چالیس بڑے گناہ بخشے جاتے ہیں۔

(4) در مختار میں ہے، (وَإِذَا حَمَلَ الْجَنَازَةَ وَضَعَ) نَدْبًا (مُقَدَّمَهَا) بِكَسْرِ الدَّالِ وَتَفْتُحْ وَكَذَا الْمُؤَخَّرُ (عَلَى يَمِينِهِ) عَشْرَ خُطَوَاتٍ لِحَدِيثِ ”مَنْ حَمَلَ جَنَازَةً أَرْبَعِينَ خُطْوَةً كَفَّرَتْ عَنْهُ أَرْبَعِينَ كَبِيرَةً“ (ثُمَّ) وَضَعَ (مُؤَخَّرَهَا) عَلَى يَمِينِهِ كَذَلِكَ، ثُمَّ مُقَدَّمَهَا عَلَى يَسَارِهِ ثُمَّ مُؤَخَّرَهَا كَذَلِكَ، فَيَقْعُ الْفَرَاغُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ فَيَمُشِي خَلْفَهَا (25)

یعنی اور جب کوئی جنازہ اٹھانا چاہے تو اس کیلئے مستحب ہے کہ وہ دایاں سرہانے اپنے دائیں کندھے پر اٹھا کر دس قدم چلے پھر دائیں پائیتی اپنے دائیں کندھے پر اٹھا کر دس قدم چلے پھر دائیں پائیتی اپنے دائیں کندھے پر اٹھا کر دس قدم چلے پھر دایاں سرہانے اپنے بائیں کندھے پر اٹھا کر دس قدم چلے کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص جنازہ کو چالیس قدم کندھا دے اُس کے چالیس کبیرہ گناہ بخشے جاتے ہیں۔

(5) بدائع الصنائع میں ہے، وَمَنْ أَرَادَ إِكْمَالَ السَّنَةِ فِي حَمْلِ الْجَنَازَةِ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَحْمِلَهَا مِنَ الْجَوَانِبِ الْأَرْبَعِ لِمَا رَوَيْنَا عَنْ ابْنِ عَمَرَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا - أَنَّهُ كَانَ يَذُورُ عَلَى الْجَنَازَةِ عَلَى جَوَانِبِهَا الْأَرْبَعِ فَيَضَعُ مُقَدَّمِ الْجَنَازَةِ عَلَى يَمِينِهِ، ثُمَّ مُؤَخَّرَهَا عَلَى يَمِينِهِ ثُمَّ مُقَدَّمَهَا عَلَى يَسَارِهِ، ثُمَّ مُؤَخَّرَهَا عَلَى يَسَارِهِ، كَمَا بَيَّنَّ فِي الْجَامِعِ الصَّغِيرِ (26)

یعنی اور جو شخص جنازہ اٹھانے میں پوری سنت کا ارادہ کرے اُسے چاروں طرفوں کو کندھا دینا چاہئے کیونکہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ وہ جنازہ کی چاروں طرفوں کو گھوم کر کندھا دیا کرتے تھے۔ پس یہ شخص اپنے دائیں کندھے پر دایاں سرہانے اٹھائے پھر دائیں پائیتی پھر بائیں کندھے پر دایاں سرہانے اٹھائے پھر بائیں پائیتی۔ جیسا کہ منزلوں کا یہ طریقہ امام محمد بن الحسن نے کتاب جامع صغیر میں بیان فرمایا ہے۔

(6) بدائع الصنائع میں ہے، وَيَنْبَغِي أَنْ يَحْمَلَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ عَشْرَ خُطَوَاتٍ لِمَا رُوِيَ فِي الْحَدِيثِ ”مَنْ حَمَلَ جَنَازَةً أَرْبَعِينَ خُطْوَةً كَفَّرَتْ عَنْهُ أَرْبَعِينَ كَبِيرَةً“ (27)

یعنی اور اٹھانے والے کو چاہئے کہ وہ جنازہ کی ہر طرف کو دس دس قدم کندھا دے۔ کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ جو شخص میت کو چالیس قدم اٹھائے اُس کے چالیس کبیرہ گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔

23- (الفتاویٰ العندیہ، کتاب الصلاة وفي اثنان وعشرون بابا، الباب الحادي والعشرون في الجنائز وفيه سبعه، الفصل الرابع في حمل الجنائز، جلد 1، صفحہ 162، دار الفکر، بیروت)

24- (تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق، کتاب الصلاة، باب الجنائز، کیفیہ صلاۃ الجنائز، جلد 1، صفحہ 245، المطبعہ الکبریٰ الامیریہ، بولاق - القاہرہ)

25- (رد المحتار علی الدر المختار، کتاب الصلاة، باب صلاۃ الجنائز، فروع فی صلاۃ الخوف، جلد 2، صفحہ 231، دار الفکر، بیروت)

26- (بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، کتاب الصلاة، فضل بیان عدد من یحمل الجنائز و کیفیہ حملها، جلد 1، صفحہ 309، دار الکتب العلمیہ)

27- (بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، کتاب الصلاة، فضل بیان عدد من یحمل الجنائز و کیفیہ حملها، جلد 1، صفحہ 309، دار الکتب العلمیہ)

(7) امام ابو لا خلاص شرنبلالی حنفی فرماتے ہیں: **وینبغی**، **لکل واحد** **”حملها أربعین خطوه یبدأ“** **الحامل** **”بمقدمها الأيمن“** فیضعه **”على یمنه“** **أى على عاتقه الأيمن ویمنها أى الجنازة ماكان جهة یسار الحامل لأن المیت یلقى على ظهره ثم یوضع مؤخرها الأيمن علیه أى على عاتقه الأيمن ”ثم“ یضع ”مقدمها الأیسر على یساره“** **أى على عاتقه الأیسر ”ثم یختم ب“** **الجانب ”الأیسر“ یحملها ”علیه“** **أى على عاتقه الأیسر فیکون من کل جانب عشر خطوات لقوله صلى الله علیه وسلم ”من حمل الجنازة أربعین خطوة کفرت عنه أربعین کبیره“** **ولقول أبی هریره رضى الله عنه ”من حمل الجنازة بجوانبها الأربع فقد قضی الذی علیه۔ (مرآتی الفلاح) (28)**

یعنی ہر جنازہ اٹھانے والے کو چاہئے کہ وہ چالیس قدم جنازہ اٹھائے اور اس کا یہ طریقہ یہ ہے کہ وہ جنازہ کے دائیں سرہانہ سے ابتداء کرے اور اُسے اپنے دائیں کندھے پر اٹھائے۔ پھر دائیں پائنتی کو اپنے دائیں کندھے پر اٹھائے۔ پھر بائیں سرہانہ کو اپنے بائیں کندھے پر اٹھائے پھر بائیں پائنتی کو اپنے بائیں کندھے پر اٹھائے۔ اور دس قدم چلے تو کل چالیس قدم ہوئے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو جنازہ کو چالیس قدم اٹھائے اُس کے چالیس کبیرہ گناہ مٹائے جاتے ہیں۔ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو کوئی جنازہ کی چاروں طرفوں کو کندھا دے اُس نے میت کے جملہ حقوق ادا کر دیئے۔

(8) امام صدر الشریعہ فرماتے ہیں: **وسن فی حمل الجنازة اربعة وان تضع مقدمها ثم موخرها على یمنک ثم کذا على یسارک (شرح وقایہ) (29)**

یعنی اور جنازہ اٹھانے میں سنت یہ کہ اُسے چار شخص اٹھائیں۔ اور یہ بھی سنت ہے کہ جنازہ کے دائیں سرہانے کو اپنے دائیں کندھے پر اٹھائے پھر اس کی دائیں پائنتی کو اسی کندھے پر اٹھائے پھر اس کے بائیں سرہانہ کو اپنے بائیں کندھے پر اٹھائے۔ پھر اسکی بائیں پائنتی کو اسی کندھے پر اٹھائے۔

(9) کمال الدین ابن الھمام فرماتے ہیں: **فَالْحَاصِلُ أَنَّ تَضَعُ یَسَارَ السَّرِیرِ الْمُقَدَّمِ عَلَى یَمِینِکَ ثُمَّ یَسَارَهُ الْمُؤَخَّرَ ثُمَّ یَمِینَهُ الْمُقَدَّمِ عَلَى یَسَارِکَ ثُمَّ یَمِینَهُ الْمُؤَخَّرَ؛ لِأَنَّ فِي هَذَا إِيْتَارًا لِلتَّيَامُنِ (حواشی شلبیہ علی التیسین) (30)**

یعنی پس حاصل کلام یہ ہے کہ تو میت کی چار پائی کے بائیں سرہانے کو اپنے دائیں کندھے پر اٹھائے پھر بائیں پائنتی کو اسی کندھے پر اٹھائے پھر چار پائی کا دایاں سرہانہ اپنے بائیں کندھے پر اٹھائے پھر اس کی دائیں پائنتی کو اسی کندھے پر اٹھائے کیونکہ اس میں دائیں طرف کو بائیں طرف پر تقدم ملتا ہے۔

(10) شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں: **سنت نزد ما آنست کہ بردار ند آنرا چہار کس زیراکہ روایت کردہ شدہ است از ابن مسعود کہ گفت از سنت ست حمل جنازہ از چہار جانب روایت کردہ است این را امام محمد در آثار از ابی حنیفہ بسند وے تا ابن مسعود و ہمچنین روایت کردہ است ابو داؤد و طیالسی و ابن ابی شیبہ و عبد الرزاق از شعبہ از منصور (اشعۃ اللمعات، جلد 1، صفحہ 682) (31)**

یعنی ہم حنفیوں کے نزدیک سنت یہ ہے کہ جنازہ کو چار آدمی اٹھائیں۔ کیونکہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ سنت یہ ہے کہ جنازہ کو چاروں طرفوں سے اٹھایا جائے۔ اس حدیث کو امام محمد نے امام اعظم ابو حنیفہ سے ان کی سند تا حضرت ابن مسعود کے ساتھ روایت کیا ہے اور اسی قسم کی حدیث ائمہ حدیث ابو داؤد و طیالسی، ابن ابی شیبہ اور عبد الرزاق نے روایت کی ہے۔

28- (مرآتی الفلاح شرح نور الایضاء، کتاب الصلاة، باب اُحکام الجنائز، فصل فی حملھا و دفنها، جلد 1، صفحہ 223-224، المکتبۃ العصریہ)

29- (مختصر الوقایہ فی مسائل الحدایہ، کتاب الصلاة، فصل سن للمحقر ان یوجز الخ، صفحہ 29، اور تآیاد و قازاغستان)

30- (تیسین الحقائق شرح کنز الدقائق، کتاب الصلاة، باب الجنائز، کیفیہ صلاۃ الجنائز، جلد 1، صفحہ 245، المطبعۃ الکبریٰ الامیریہ، بولاق-القاهرہ)

31- (اشعۃ اللمعات، کتاب الجنائز، باب الثانی ۹ بالجنائزۃ والصلوۃ علیہا، الثانی، جلد 1، صفحہ 731، مثنی نول کشور، لکھنؤ)

(11) صدر الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ کی مصدقہ کتاب **بہار شریعت** میں ہے سنت یہ ہے کہ چار شخص جنازہ اٹھائیں ایک ایک پایہ ایک شخص لے اور یہ بھی سنت ہے کہ یکے بعد دیگرے چاروں پایوں کو کندھا دے اور باہر دس دس قدم چلے اور پوری سنت یہ ہے کہ پہلے دائیں سرہانے کو کندھا دے پھر دائیں پائنتی کو پھر بائیں سرہانے کو پھر بائیں پائنتی کو اور دس دس قدم چلے تو کل چالیس قدم ہوئے کہ حدیث میں ہے جو چالیس قدم جنازہ لے چلے اُس کے چالیس کبیرہ گناہ مٹا دیئے جائیں گے نیز حدیث میں ہے جو جنازہ کے چاروں پایوں کو کندھا دے اللہ تعالیٰ اُس کی حتمی مغفرت فرمائے گا۔ (جوہرہ، عالمگیری، در مختار) (32)

فائدہ: چہل قدمی کا یہی حکم فقہ حنفی کی باقی تمام معتبر کتب متون و شروح و حواشی و فتاویٰ میں مذکور ہے۔ اس کے بعد چہل قدمی کو کوئی بدعت نہ کہے گا مگر وہی جو منکر فقہ ہے یا جاہل اجہل یا بد مذہب وہابی۔

اہل اسلام سے اپیل: صدیوں سے جن مسائل و عقائد کے مشائخ اور علماء پابند رہے۔ ان کیلئے جو بھی بدعت کا فتویٰ لگائے یا انکار کرے تو سمجھ لیں اس کیلئے اسلاف صالحین رحمہم اللہ تعالیٰ سے مخالفت کی نحوست گلے میں پڑی ہے اور احادیث مبارکہ سے جو حدیث ہے جو بھی اپنے اسلاف صالحین رحمہم اللہ تعالیٰ کے طریقہ اور عقیدہ سے ہٹ گیا وہ جہنم میں گیا جیسا کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔

(1) نبی پاک ﷺ نے فرمایا: **إِنَّ اللَّهَ لَا يَجْمَعُ أُمَّتِي أَوْ قَالَ: أُمَّةٌ مُحَمَّدٌ عَلَى ضَلَالَةٍ وَيَدُ اللَّهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ وَمَنْ شَذَّ شَذَّ فِي النَّارِ** “رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (مشکوٰۃ باب الاعتصام) (33)

یعنی اللہ میری امت کو گمراہی پر جمع نہ کرے گا اور اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہے اور جو جماعت سے علیحدہ ہو وہ جہنم میں گیا۔

فائدہ: یہ چہل قدمی امت حبیب ﷺ ایک بڑی جماعت میں اور قدیم الایام سے مروج ہے جو احادیث مبارکہ اور فقہ سے بھی ثابت ہے اب جو منکر ہے وہ جماعت حق سے نکل کر سیدھا جہنم گیا اللہ تعالیٰ توبہ کی توفیق بخشے تو پھر نجات کی امید ہے۔

(2) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ **إِنَّ الشَّيْطَانَ دَعْبُ الْإِنْسَانِ كَذْعُ الْغَنَمِ يَأْخُذُ الشَّاذَّةَ وَالْقَاصِيَةَ وَالنَّاحِيَةَ وَإِيَّاكُمْ وَالشَّعَابَ وَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَالْعَامَّةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ (مشکوٰۃ) (34)**

یعنی شیطان انسان کا بھیڑیا ہے جس طرح بکریوں کا ایک بھیڑیا ہوتا ہے بھاگنے والی اور دوڑ والی اور کنارے پر رہنے والی بکری کو یہ بھیڑیا پکڑتا ہے اور تمام پہاڑ کے دروں سے بچو اور جماعت کو لازم پکڑو۔

فائدہ: سب کو معلوم ہے کہ یہ اہلسنت کے مروج طریقہ قدیم سے ہیں اور ان ہی سے ہر فرقہ جدا ہوا ہے جو حضور ﷺ نے جماعت حق اہلسنت کے ساتھ رہنے کی تلقین بھی فرمائی اور اُسے ایک بہترین مثال سے بھی سمجھایا ہے تاکہ کوئی قسمت کا مارا جماعت حق اہلسنت سے جدا نہ ہو جائے۔

32- (بہار شریعت، جلد 1، حصہ چہارم، صفحہ 832، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

(الجوہرۃ النیرۃ، کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، صفحہ 139، باب المدینہ کراچی)

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الرابع، جلد 1، صفحہ 162، دار الفکر، بیروت)

(الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، جلد 3، صفحہ 158-159، دار المعرفۃ، بیروت)

33- (مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، الفصل الثانی، حدیث 173، جلد 1، صفحہ 61، المکتب الاسلامی، بیروت)

34- (مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، الفصل الثالث، حدیث 184، جلد 1، صفحہ 65، المکتب الاسلامی، بیروت)

(3) رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شَبْرًا فَقَدْ خَلَعَ رَقَّةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ (مشکوٰۃ) (35)
یعنی جو جماعت سے بالمش بھر علیحدہ ہوا اُس نے اسلام کا پٹہ اپنی گردن سے اُتار دیا۔

غور فرمائیے کہ جو بھی اہلسنت حق جماعت سے علیحدہ ہو کر اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بناتا ہے یعنی اپنا نظریہ قائم کرتا ہے وہ گویا اسلام سے علیحدہ ہو گیا۔
انتباہ: اس کے علاوہ اور بھی متعدد روایات ہیں ان سب کا یہی مقصد ہے کہ اہل حق سے ہٹ کر اپنا عندیہ قائم کرنا اُٹا اہل حق کو بدعت کا نشانہ بنانا گمراہی کی علامت ہے جب ہم نے احادیث صحیحہ و فقہ حنیفہ وغیرہ سے اس کا ثبوت پیش کر دیا ہے اس کے باوجود پھر بھی کوئی اسے بدعت کہتا ہے تو پھر وہ اپنی قسمت پر ماتم کرے کہ وہ اہل حق سے نکل کر سیدھا جہنم گیا۔

وما علینا الا البلاغ
وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم وصلى الله على حبيبہ الکریم الامین وعلى اله واصحابہ اجمعین۔

از قلم حقیقت رقم ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

بہالپور۔ پاکستان 23 صفر 1398ھ